إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا

کفر والحاد کی بے نظیر تحقیق

اکفار الملحدین

تصنیف:

امام العصر حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ

مترجم:

مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ

استاذ حدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ لدھیانوی

اکفار الملحدین

امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ

مکتبہ لدھیانوی

بانی: شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مکتبہ لدھیانوی

ناشران وتاجران کتب

۱۸ اسلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی فون: 7780337 موبائل: 0300-2424041

DESIGNED BY : LUMINAR GRAPHICS PH : 021-7727728

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: ــــــ تَرجَمَہ اِکفارُ المُلحِدِینؒ
مصنف: ــــــ علامہ محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ
اشاعت اول: ــــــ ۱۳۸۷ھ (ادارہ مجلس علمی کراچی)
اشاعت اول: ــــــ رجب ۱۴۲۴ھ، ستمبر ۲۰۰۳ء
کمپوزنگ: ــــــ صدیقی کمپوزرز، ماڈل کالونی، کراچی
فون: 0320-4084547,4504007
ناشر: ــــــ مکتبہ لدھیانوی
ملنے کا پتہ:
18- سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ:

"تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودًا عودًا فای قلب اشربها نکتت فیه نکتة سوداء، وای قلب انکرها نکتت فیه نکتةٌ بیضاء حتی تصیر علی قلبین ابیض مثل الصفا فلا تضره فتنة ما دامت السموات والارض، والآخر اسود مربادًا کالکوز مجخیًا لا یعرف معروفًا ولا ینکر منکرًا الا ما اشرب من هواه." (مشکوٰۃ ص:۴۶۱)

ترجمہ:...... "فتنے قلوب کے سامنے اس طرح آئیں گے، جیسے چٹائی میں ایک تنکا بُنا جاتا ہے، سو جس دل نے ان کو جذب کرلیا، اس پر سیاہ داغ اور جس دل نے ان سے تنفر کیا،

تک کہ ضروریات دین (یعنی ان قطعی اور یقینی عقائد و احکام) کا انکار نہ کریں (جن کے شارع علیہ السلام سے ثابت ہونے پر امت کا اجماع ہے) مثلاً عالم کے حادث (یعنی عدم کے بعد موجود) ہونے کا عقیدہ، حشر جسمانی (یعنی مرنے کے بعد جسمانی طور پر دوبارہ زندہ ہونے) کا عقیدہ۔

۲:......اور بعض علماً کہتے ہیں کہ نہیں! ہر اہل حق سے اختلاف کرنے والا (مطلقاً) کافر ہے (اس لئے کہ وہ حق کا مخالف ہے)۔

۳:......استاذ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: جو ہمیں (یعنی اہل حق کو) کافر کہے گا، ہم بھی اس کو کافر کہیں گے اور جو ہمیں (اہل حق کو) کافر نہ کہے گا، ہم بھی اس کو کافر نہ کہیں گے (یہ علماً اہل سنت کے تین قول ہیں)۔

معتزلہ کے اقوال:

۱:......معتزلہ میں سے متقدمین تو یہ کہتے ہیں کہ: جو لوگ بندہ کو اپنے اعمال و افعال میں مجبور، اللہ تعالیٰ کی صفات کو قدیم، اللہ تعالیٰ کو بندہ کے اعمال و افعال کا خالق مانتے ہیں (یعنی اساسی عقائد میں معتزلہ کے مخالف ہیں) ایسے لوگ ہمارے نزدیک کافر ہیں۔

۲:......لیکن عام معتزلہ کہتے ہیں کہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کو (اس کی ذات پر) زائد (الگ) مانتے ہیں، (آخرت میں) اللہ تعالیٰ کے دیدار کے، (گنہگار مسلمانوں

کے) جہنم سے نکلنے کے قائل ہیں اور بندوں کی تمام برائیوں اور بدکرداریوں کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور مشیت کے تحت داخل اور اللہ تعالیٰ ہی کو ان کا خالق قرار دیتے ہیں (یعنی جملہ عقائد میں معتزلہ کے مخالف ہیں) ایسے تمام لوگ کافر ہیں۔

ائمہ اہل سنت کی دلیل:

ائمہ اہل سنت کی دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؐ کے بعد صحابہؓ و تابعینؒ (اس طرح) عقائد کی چھان بین نہیں کیا کرتے تھے (جیسے معتزلہ کرتے ہیں) بلکہ صرف ''عقائد حقہ'' سے آگاہ کردیتے تھے (اور توحید و رسالت، حیات بعد الموت وغیرہ اساسی عقائد کے اختیار کرلینے کو مسلمان ہونے کے لئے کافی سمجھتے تھے)۔

اگر اس پر یہ اعتراض کیا جائے کہ: پھر تو مجمع علیہ عقائد کے بارے میں بھی اسی طرح حق کے بیان کردینے پر اکتفا کرنا چاہئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ: مجمع علیہ عقائد و اصول اور ان کے دلائل ان عرب ساربانوں کے معیار فہم کے مطابق (اس قدر) معروف اور ظاہر و واضح تھے (کہ ہر مسلمان ان سے آگاہ و مطمئن ہوتا تھا اور بلاتردد ان کو قبول کرلیتا تھا)۔ بعض علماء اس اعتراض کا جواب یہ دیتے ہیں کہ: (قرون اولیٰ میں) عقائد تفصیلیہ کو اس لئے بیان نہیں کیا جاتا تھا کہ (اس زمانہ میں) اجمالی ایمان(۱) (یعنی تفصیل معلوم کئے بغیر ایمان

(۱) حاصل یہ ہے کہ ایک سادہ لوح اور خالی الذہن آدمی کے مسلمان ہونے کے لئے سیدھے سادے اساسی عقائد اسلامیہ اور ان کے دلائل مثلاً توحید، رسالت...... (باقی اگلے صفحہ پر)

لے آنا) کافی تھا (اس لئے کہ عرب عام طور پر عقلی اور نظری موشگافیوں سے ناآشنا ایک سادہ ذہن کی مالک قوم تھی، وہ بلاتردد اور بدون ردّ و قدح کے عقائد حقہ کو قبول کر لیتے تھے) تحقیق و تفصیل کی ضرورت اسی وقت ہوتی ہے جب یہی تحقیق و تفصیل پیش نظر ہو (یعنی عقائد باطلہ پہلے سے ذہنوں پر مسلط ہوں تو ان کے ازالہ کے لئے تحقیق و تفصیل اور حق کے خلاف اوہام و شکوک کی تردید کی ضرورت ہوتی ہے) ورنہ تو بے شمار ایسے پکے اور مخلص مؤمن موجود ہیں جو قدیم و حادث کے معنی بھی نہیں جانتے (اور وہ راسخ العقیدہ مؤمن ہیں)۔

یہ بحث تو اپنی جگہ ہے لیکن ایک فرقہ کا دوسرے فرقہ کو کافر کہنا اس قدر معروف ہے کہ اس کے بیان کی حاجت نہیں (لہذا بقول استاذ جو اہل حق کو کافر کہے گا وہ یقیناً کافر ہے اور ہم اس کو کافر کہیں گے اگرچہ وہ اہل قبلہ میں سے ہو)۔"

(گزشتہ سے پیوستہ) حیات بعد الموت پر ایمان لے آنا کافی ہے، اگرچہ وہ ان کی تحقیق و تفصیل اور دلائل عقلیہ سے واقف نہ ہو، اس کے برعکس ایک ذات و صفات الہیہ کے باب میں گم کردہ راہ انسان کے مسلمان ہونے کے لئے تفصیلی طور پر ان عقائد باطلہ سے تائب ہونا اور ان کے مقابل عقائد حقہ کو قبول کرنا ضروری ہے، عہد نبوت اور قرن اول میں مسلمان ہونے والے عموماً پہلی قسم کے لوگ تھے، اس لئے متفق علیہ اساسی عقائد کی اجمالی تصدیق صحت اسلام کے لئے کافی تھی، لیکن اس عہد کے بعد جب دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے تو چونکہ ذات و صفات الہیہ اور مبدأ و معاد کے باب میں باطل عقائد پہلے سے ان کے دلوں میں راسخ ہوتے ہیں اس لئے ان کا اسلام ان عقائد باطلہ سے تفصیلی طور پر برأت اور مجمع علیہ عقائد حقہ کو قبول کئے بغیر معتبر نہیں سمجھا جاتا، اس لئے اس زمانہ میں مجمع علیہ عقائد حقہ کے بارے میں محض بیان حق پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا۔ مترجم۔

ضروریاتِ دین اور متفق علیہ عقائد کے منکر اہل قبلہ، متفقہ طور پر کافر ہیں:

علامہ موصوف "مقاصد" کی شرح میں "باب الکفر والایمان" کے ذیل میں ج:۲ ص:۲۶۸ تا ۲۷۰ پر اس کی تشریح اس طرح فرماتے ہیں:

"(اہل قبلہ کے بارے میں) مذکورۂ بالا بحث کا تعلق صرف ان لوگوں سے ہے جو ضروریاتِ دین مثلاً (توحید، نبوت، ختم نبوت، وحی و الہام) حدوث عالم اور حشر جسمانی وغیرہ مجمع علیہ عقائد حقہ میں تو اہل حق کے ساتھ متفق ہوں، لیکن ان کے علاوہ اور نظری عقائد و اصول میں اہل حق کے مخالف ہوں، مثلاً صفاتِ الہیہ، خلق اعمال، ارادۂ الٰہی کا خیر و شر دونوں کے لئے عام ہونا، کلام الٰہی کا قدیم ہونا، رؤیت باری تعالیٰ کا ممکن ہونا، ان کے علاوہ وہ تمام نظری عقائد و مسائل جن میں حق یقیناً ایک ہے (اثبات یا نفی) ایسے مخالفین حق کے بارے میں بحث ہے کہ ان عقائد کا معتقد اور قائل ہونے (یا نہ ہونے) کی بنا پر کسی اہل قبلہ (مسلمان) کو کافر کہا جائے یا نہیں؟ ورنہ اس میں تو کوئی اختلاف ہی نہیں کہ وہ اہل قبلہ (مسلمان کہلانے والے) جو عمر بھر روزہ، نماز وغیرہ تمام عبادات و احکام کا پابند رہا ہو لیکن عالم کو قدیم (ازلی ابدی) مانتا ہو، یا جسمانی حیات بعد الموت کا انکار کرتا ہو، یا اللہ تعالیٰ کو جزئیات (ہر ہر چیز) کا عالم نہ مانتا ہو وہ (قبلہ کی طرف نماز پڑھنے کے باوجود) بلاشک و شبہ کافر ہے، اسی طرح کوئی اور کفریہ قول یا فعل اس سے سرزد ہو تو وہ بھی کافر